جناب محمد ظہیر الدین صاحب - لاہور

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی علمی خدمات

بحیثیت محدث | بحیثیت محدث کے حضرت مولانا ادریسؒ کا پایہ بہت بلند ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ ان کی شخصیت کے دو پہلو سب سے عظیم ہیں مفسر قرآن کی حیثیت اور محدث حدیث کی بحیثیت محدث ان کے اندر اکابر محدثین کی جملہ صفات پائی جاتی ہیں۔ اور قدیم روایات کے نہایت شدید پیرو تھے۔ روایت حدیث میں ضبط، اتقان، ان کی ثقاہت علماء معاصرین کے ہاں نہایت معروف تھی۔ زہد، تقویٰ، صالحیت اور اپنے دینی نظریات پر انتہائی شدت نیز قناعت، صبر و شکر، توکل کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا اور فقر و فاقہ میں مست رہنا۔ امراء سے اجتناب اور سیاست سے ضرورت کی حد تک تعلق یہ جملہ صفات اکابر محدثین کا طرۂ امتیاز رہی ہیں۔

چنانچہ حضرت امام بخاریؒ کے حالات میں درج ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی اور طبیب نے مرض کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ تین ماہ سے مسلسل فاقوں کا نتیجہ ان کا یہ مرض تھا۔ کسی کے سامنے دست دراز نہ کیا۔ بادشاہوں نے جاگیریں دیں اور نذرانے دیئے۔ تو وہ ٹھکرا دیئے محض اس لئے کہ کل کو لوگ اس بناپر میری روایات کو ترک نہ کر دیں کہ اس نے لقمۂ نان کے لئے کسی کی جاگیر قبول کر لی یا کسی کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ تو کیا وہ دیگر حاجت کی خاطر روایات میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ یہی حال حضرت مولانا ادریسؒ کا تھا جس کی مثالیں ان کے بیان کردہ حالات میں کافی حد تک موجود ہیں۔

حدیث پڑھانے سے ان کا شغف اس قدر تھا کہ وہ اس میں محو ہو جاتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا، جیسے کوئی تیراک بڑی چابکدستی سے ایک وسیع سمندر میں تیر رہا ہو۔ اور کوئی نہایت مشاق غوطہ خور کسی اتھاہ بحر کی پاتال کا سراغ لگا رہا ہو۔

محدث کی ایک روائتی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ روایت کو لفظاً اور درایۃً دونوں طریق سے خوب پرکھتا

ہے۔ مولانا ادریسؒ کا بہت زیادہ زور احادیث کی چھان پھٹک، راویوں کے احوال کی تحقیق، الفاظ حدیث اور ان کے اختلافات پر ابحاث اور مختلف روایتوں کے تضاد یا ان کے تقدم و تاخر اور پھر ان کے عقلی مصالح پر صرف ہوتا تھا۔ اس ضمن میں عام محدثین کے طریق پر ان کی طبیعت ایسی ڈھل گئی تھی۔ یا ان کی فطرت ثانیہ ہوگئی تھی کہ باوجود اس کے وہ امام غزالیؒ کے طریق پر مصالح شرعی بیان کرنے میں بڑی قوت صرف کرتے تھے۔ وجدان اور واردات کو بھی ذریعہ علم سمجھتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ شریعت کی تحقیق کے لئے صوفیاء کا دامن تھامنا ضروری ہے۔ ان کی صحبت کے بغیر دین کی سمجھ نہیں آتی۔ وہ عقل کو کلی مدار علیہ نہیں سمجھتے تھے۔ اور ہر جگہ اسکی رسائی کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ خصوصاً علوم دینی میں مولانا روم کی مانند عقل کو بے دست و پا سمجھتے تھے۔ اور فلاسفہ کا انتہائی رد کرتے تھے۔ اور شریعت کی نصوص کو اگرچہ ان کے مصالح عقلی طور پر واضح نہ ہوں۔ پورے اعتماد سے قبول کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے ؎

پائے استدلالیاں چوبین بود پائے چوبین سخت بے تمکین بود

مولانا ادریس کاندھلویؒ کو آخری عمر میں احادیث سے اتنا شغف ہوگیا تھا۔ ان کی یہ حیثیت سب سے نمایاں تھی۔ انہوں نے مشکوٰۃ پر التعلیق الصبیح کے نام سے حاشیہ لکھا۔ جو اپنوں اور بیگانوں میں بہت مقبول ہوا۔ پھر لاہور میں حدیث کی تدریس شروع کی۔

تو ان کی ثقاہت اور علوم حدیث میں ان کی جلالت علمی اور مہارت جسکی مثال اس دور میں پیدا نہ تھی جسکا اندازہ کرکے بنگال، ہندوستان، افغانستان، سمرقند، بخارا اور عرب ممالک سے طلباء جامعہ اشرفیہ لاہور حصول علم کے لئے آئے۔ اسلامی ممالک میں ان سے روایت کی اجازت لے کر جانے والوں کی تعداد حد شمار سے باہر ہے۔ ان کی علوم حدیث میں یہی جلالت علمی اور مہارت اس بات کا باعث بنی کہ جب انہوں نے بخاری شریف کی شرح مکمل کرلی تو برصغیر کے چیدہ چیدہ علماء کے اجلاس میں اکابر علماء عہد نے مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی شرح مسلم، فتح الملہم کی دوسری جلد کی تکمیل کے لئے جو ان کی وفات کی وجہ سے نامکمل رہ گئی تھی۔ حضرت مولانا ادریسؒ کو منتخب کیا۔ اور اس عظیم علمی خدمت کا اہل انہی کی ذات کو سمجھا گیا۔ اور ان سے استدعا کی گئی کہ وہ اسے مکمل کریں۔

عرب ممالک سے خصوصاً جامعہ ازہر کے علماء کے وفود وقتاً فوقتاً برصغیر میں آتے رہے ہیں۔ اور دارالعلوم دیوبند اور جامعہ اشرفیہ میں جب بھی وہ مولانا محمد ادریسؒ سے ہوئے۔ انہوں نے مولانا ادریسؒ کی محدثانہ حیثیت کی بے اختیار تعریف کی۔ اور یہ اعتراف کیا کہ ایسا محدث آج کے دور میں عرب ممالک میں بھی موجود نہیں ہے۔ پروفیسر عبدالمقصود شلقامی اور پروفیسر شلتوت جب مولانا ادریسؒ سے ملے اور ان سے بخاری شریف کے بعض درس سنے تو نہایت حیران ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ جب طریقے سے

مولانا ادریس کاندھلویؒ حدیث پڑھاتے ہیں کہ روایت درایت سے بحث کرنے کے بعد استنباط مسائل میں وہ چاروں فقہی مذاہب کے استنباطات اور ان کے مستدلات پوری وضاحت اور حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔ پھر آخر میں سب کا احترام برقرار رکھتے ہوئے استنباط مسئلہ میں حنفی مستدلات کی خوبیاں گنواکر حنفی مسلک کی توجیح کرتے ہوئے چاروں مذاہب پر اتنی وسیع نظر اور حنفی فقہ کی ایسی زبردست مدلل تائید کرنے والا محدث عرب دنیا میں بھی ناپید ہے۔ اور یہ طریقہ وہاں موجود نہیں وہاں صرف حدیث پڑھائی جاتی ہے۔ روایت اور درایت سے بحث کرنے کے بعد وہ مذہب جو وہاں مروج ہے، زیادہ سے زیادہ اس کا استنباط اور دلائل بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ حدیث کا یہ طریقۂ تدریس جو دیوبند میں موجود تھا۔ اور جو مولانا انورشاہ کاشمیریؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ کا معمول بھی رہا ہے۔ اس کی تعریف علامہ رشید رضا نے بھی کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ایشیا میں دارالعلوم دیوبند علوم حدیث کی تدریس کے لحاظ سے اپنی نوعیت کا واحد مدرسہ ہے۔ اور اگر ہندوستان میں یہ مدرسہ نہ دیکھتا تو میں سمجھتا کہ میں نے ہندوستان میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔

بخاری شریف پڑھانے کے لئے اکثر آٹھ آٹھ گھنٹہ تک مطالعہ کرتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے شوق اور اخلاص سے پڑھاتے تھے۔ کہ جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ طلبا دورہ حدیث شریف ان سے صرف بخاری پڑھنے سے باقی کتب حدیث بھی سیکھ جاتے تھے۔ آپ کا درس تمام کتب حدیث اور عام سہل اور مختلف علوم کا جامع ہوتا تھا۔

التعلیق الصبیح | فن حدیث میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ امام وقت تھے۔ آپ نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح آٹھ جلدوں میں مکمل کی۔ دارالعلوم دیوبند سے استعفیٰ دینے کے بعد آپ حیدرآباد دکن چلے گئے۔ حیدرآباد (دکن) کا زمانہ قیام آپ کی زندگی کا ایک قیمتی حصہ گردانا جاتا ہے۔ التعلیق الصبیح جیسی عظیم اور مایہ ناز کتاب کی تالیف کا موقع ملا۔ اور اسکی پہلی چار جلدیں بلاد عربیہ کے قیام میں دمشق جاکر طبع کرائیں۔ التعلیق الصبیح عربی زبان میں تھی۔ علمی نقطۂ نظر سے اتنی ٹھوس اور بلند کہ علمائے ہند کے علاوہ مصر، شام اور حرمین شریف کے علماء نے اسکو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور اس پر تقاریظ لکھیں۔ جلد اوّل پر مولانا الشیخ عمر بن حمدان کی تقریظ ہے۔ جلد اوّل کے دیباچے میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں:

"امرنی قدوۃ العلماء الراسخین ورأس الفقہاء والمحدثین نعمان اوانہ وبخاری زمانہ شیخی واستاذی مولائی الشاہ السید محمد انور نور اللہ وجہہ یوم القیامۃ ونضّر آمین۔ بشرح ہذا الکتاب الجلیل فبقیت احیر من الضب وازہل من الضب فان شرح معانی الآثار وبیان مشکلات الاخبار وازالۃ الشبہات عن الاحادیث

المشتبهات - يحتاج الى معرفة السنن والآثار والوقوف على كلام الائمة الكبار - وان بضاعة علمى وعملى مذجاة واستاد الجهل والعجز على سرخاة ثم انضاف الى ذالك ضعف البنيه - وقصور الهمة وسقام البنية - فانى لمثل القاصر العاجزان يقطع هذا السباسب والمفاوز الشقة شاسعة وليس فى القربة من الماء جرعة الطريق وعرة والفج عميق -"

جلد اوّل ربیع الاوّل و ثانی ۱۳۵۴ھ میں طبع ہوئی - کتاب الایمان سے شروع کو باب الدعائی التشهد پر منتہی ہوتی ہے - اور اس کے ساتھ ہی دوسری جلد پر مولانا الشیخ محمد بہجۃ البیطار کی تقریظ لکھی ہوئی ہے - شیخ بہجۃ البیطار (شام) جلیل القدر علماء میں سے تھے جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے - دو تین مرتبہ پاکستان بھی تشریف لائے - ۱۹۵۷ء میں جب لاہور میں بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی - اس میں آپ شامی وفد کے رکن تھے - لاہور کے قیام کے دوران دو مرتبہ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کو ملنے جامعہ اشرفیہ تشریف لائے - شیخ بہجۃ البیطار دوسری جلد پر تقریظ ان الفاظ میں لکھتے ہیں :

"یہ بات باعث تشکر بھی ہے اور باعث فخر بھی ہندوستان میں ایسے افراد اور ایسے ادارے سرگرم عمل ہو گئے ہیں کہ وہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی خدمت خود اپنے قرآن کریم کی زبان میں کر رہے ہیں اور انہوں نے حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح کی شرح التعلیق الصبیح کی دو جلدیں مجھے عنایت کی ہیں - اپنی اس شرح کو دمشق میں طبع کرا رہے ہیں - مؤلف نے احادیث کے اسرار و حکم لطائف، معارف اور رقائق نہایت عمدہ اور سہل پیرائے میں بیان کئے ہیں - احادیث کے معنوی و مطالب کے بیان میں اس امر کا اہتمام کیا ہے - کہ سلف صالحین کے مسلک، سے ذرہ برابر عدول نہیں کیا - فاضل مؤلف نے نوع بہ نوع فوائد اور اخذ و استنباط میں مشکوٰۃ کی شرح لمعات سے خوب خوب فائدہ اٹھایا ہے - نیز حکمائے اسلام مثلاً شیخ امام غزالیؒ ابن رشد، امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیم جوزی اور شارحین حدیث مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانیؒ بدر الدین عینیؒ اور مشاہیر صوفیاء جیسے شیخ محی الدین ابن عربیؒ، عبدالوہاب شارانیؒ سے بھی اخذ اور استنباط میں مقدور بھر کوشش کی ہے -"

جلد سوم پر شام کے ایک معروف و بلند پایہ عالم دین الشیخ محمود بن رشید العطار کی تقریظ ثبت ہے - چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

"مشکوٰۃ المصابیح کو کتب حدیث میں علماء کے نزدیک بہت بلند مرتبہ حاصل ہے - مشکوٰۃ

صحاح ستہ اور دیگر سنن کا خلاصہ اور بہترین انتخاب ہے۔ حضرت استاذ الکامل، انسان الکامل، جامع العلوم الشیخ محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس عظیم کتاب کو شرح لکھی۔ میں نے شیخ موصوف کی شرح جستہ جستہ مقامات سے دیکھا۔ شرح کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نوع بہ نوع مضامین اور معانی و مطالب اس طرح بیان کئے ہیں کہ اس میں متقدمین کے علوم کا نچوڑ اور متاخرین کے فکر و تحقیق کا عطر پیش کر دیا گیا ہے۔ متقدمین اور متاخرین کے علوم کی یہ شرح اس قدر جامع ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد میری رائے میں مشکوٰۃ کی دوسری شروح سے آدمی بے نیاز ہو جاتا ہے۔"

مؤلف علام نے اختلافی مسائل میں امام ہمام حضرت ابو حنیفہؒ کے مسلک اور فقہی رائے کو ترجیح دینے کیلئے مضبوط اور واضح دلائل پیش کئے ہیں۔ اسرار و معارف کے بیان و شروح میں علمائے راسخین کے علم سے استفادہ کیا ہے۔ اور حضرت صوفیائے کرام کے لطائف و معارف سے مضامین کو سنوارا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہند کے اس جلیل القدر جامع العلوم اور عالی ہمت نوجوان عالم دین نے اپنی اس عظیم اور لاثانی شرح کی طباعت کیلئے ہمارے شہر اور ملک کو منتخب کیا۔ ہماری دعا ہے کہ اس شرح کی تالیف و طباعت دونوں مؤلف علام کے لئے آسان ہوں اور اہل اسلام کے لئے اس کا استفادہ زیادہ سے زیادہ ہو۔ مؤلف کے ساتھ متعدد بار بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ میں ان کی پیشانی پر اخلاص اور قبولیت کی علامات دیکھتا ہوں۔ وہ یقیناً ایک بڑے عالم ہیں جو یکسوئی اور گوشہ نشینی کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں سے ممتاز ہیں۔ یہ توفیق اور سعادت ان کو مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی نیکی اور بھلائی سے بہرہ ور ہونے کی توفیق بخشے۔

فاضل مؤلف نے عربی زبان میں اسکی شرح لکھی ہے جس کے مطابق مولانا انور شاہ کاشمیریؒ جیسے علامہ اجل کی شہادت ہے۔ کہ اب تک اس کتاب سے بہتر شرح نہیں لکھی گئی۔ اس میں پچھلی تمام شرحوں کی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں اور ان پر حسب ذیل خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۔ اسرار شریعت اور حقائق و معارف اسلامیہ کے بیان کی طرف خاص توجہ کی ہے۔

۲۔ ہر باب کی ابتداء میں اس مضمون کے لحاظ سے آیات قرآنیہ جمع کر دی گئی ہیں۔ تاکہ حدیث اور قرآن کے درمیان مطابقت واضح ہو جائے۔

۳۔ صحابہؓ اور تابعین کے مذہب مفصل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اختلافی مسائل میں آئمہ اربعہ کے مذاہب پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

مولانا ادریس کاندھلویؒ کی شرح آٹھ جلدوں میں محیط ہے۔ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کا مختصر سا نقشہ ذیل میں پیش کر دیا جائے۔

پہلی جلد کتاب الایمان سے شروع ہوتی ہے۔ اور باب الدعا فی التشہد پر منتہی ہوتی ہے۔

دوسری جلد کا آغاز باب الذکر بعد از صلوٰۃ سے ہوتا ہے۔ اور باب الاعتکاف پر ختم ہوتی ہے۔

تیسری جلد کتاب فضائل القرآن سے لے کر باب الاوصایا تک ہے۔

چوتھی جلد النکاح سے شروع ہوتی ہے، اور کتاب اللباس تک ختم ہوتی ہے۔

پانچویں جلد کا آغاز باب التصاویر سے ہوتا ہے اور اس کا انجام باب الامر بالمعروف ہے۔

چھٹی جلد کتاب الرقاق سے باب خلق الجنۃ والنار تک ہے۔

ساتویں جلد باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء سے شروع ہوتا ہے۔ اور باب فی المعراج پر ختم ہوتا ہے۔

آٹھویں جلد جو کہ آخری حصہ ہے۔ اس کا آغاز باب مناقب قریش و ذکر القبائل سے ہوتا ہے اور اس کا منتہیٰ باب ثواب ہذہ الامۃ ہے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے ۲۷ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۹۳۰ء دوران قیام حیدر آباد (دکن) اس شرح کی ابتدا کی۔ اور شوال المکرم ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۹۶۸ء میں شرح مکمل ہوئی۔ اس طرح آپ کی یہ شرح ۳۸ سال کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے۔

HUSEIN

PAKISTAN'S LEADING
MANUFACTURERS AND EXPORTERS

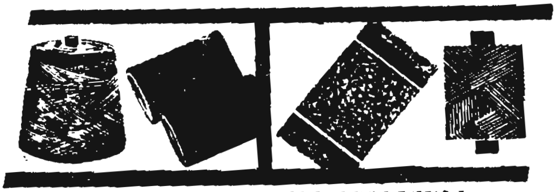

QUALITY COTTON
FABRICS & YARN
HUSEIN TEXTILE MILLS

COTTON SEWING THREAD &
TERRY TOWELS
JAMAL TEXTILE MILLS

For enquiries for Sheetings, Cambrics,
Drills, Duck, Poplins, Tussores,
Gaberdine, Corduroy, Bed-Sheets, Terry Towels,
Cotton Sewing threads and yarns, please write to :

HUSEIN INDUSTRIES LTD

6th floor, New Jubilee Insurance House,
I I Chundrigar Road, P O Box No. 5024
KARACHI
Phone . 228601 (5 lines) Cable "COMMODITY"